كلمة المدير

جناب شوکت عزیز سے چند گزارشات

پاکستان کی تاریخ میں یہ منفرد واقعہ ہے کہ موجودہ قومی اسمبلی میں تین وزراء اعظم یکے بعد دیگرے منتخب کئے گئے ہیں جناب ظفر اللہ جمالی، جناب چوہدری شجاعت حسین اور اب جناب شوکت عزیز اپنے عہدے کا حلف اٹھانے والے ہیں۔ بدقسمتی سے سابقہ دو ادوار میں عوامی مسائل جوں کے توں رہے اور لوگ جمہوری حکومت کے فوائد حاصل نہ کر سکے۔ اب جبکہ بڑے دعوؤں کے ساتھ شوکت عزیز کا انتخاب ہوا ہے اور ایک مضبوط اور قابل ترین وزیر اعظم کا تاثر دیا جا رہا ہے تو امید کرنی چاہئے کہ ان کی آمد سے حالات تبدیل ہونگے اور عوام پُرمسائل کا بوجھ کم ہوگا۔ اور انہیں اس تبدیلی کے خاطر خواہ نتائج دیکھنے کو ملیں گے۔ اس مناسبت سے ہم بھی چند تجاویز ان کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اس میں غور وفکر کے کئی پہلو ہیں امید ہے کہ وہ توجہ فرمائیں گے:

(۱) پاکستان میں رہائش پذیر تمام طبقے جن میں تاجر صنعتکار وکلاء علماء اساتذہ و دیگر ملازمین اور حکومت کے درمیان اعتماد کی وہ فضا موجود نہیں ہے جس کی ضرورت ہے جناب شوکت عزیز کو سب سے پہلے اعتماد کی فضا بحال کرنی چاہئے تا کہ معاشرے کے تمام طبقے پورے اعتماد کے ساتھ اپنا اپنا کام جاری رکھ سکیں۔ اور ملک وملت کی تعمیر وترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

عدم اعتماد کی کئی وجوہات ہیں مثلاً حکومت میں استحکام نہیں ہے کسی کو خبر نہیں کہ موجودہ منتخب حکومت کل ہوگی یا نہیں؟ اور اس کی جاری کردہ پالیسیوں میں تسلسل رہے گا یا نہیں؟ ترقیاتی کاموں کی تکمیل نہ ہونے کی وجہ سے بھی لوگ کسی بات پر یقین کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

اس لئے جناب شوکت عزیز کو عملاً یہ ثابت کرنا ہوگا کہ حکومت کی تیار کردہ پالیسیاں مسلسل جاری رہیں گی اور منتخب حکومت اپنی مدت پوری کرے گی۔ تجارتی، تعلیمی، اقتصادی پالیسیوں میں آئے روز تبدیلی نہیں کی جائے گی اور ضرورت محسوس ہوئی تو متعلقہ لوگوں کو اعتماد میں لیکر تبدیلی کی جائے گی۔

(۲) پاکستان میں امن و امان کی صورت حال غیر تسلی بخش ہے تمام پاکستانی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ چوری، راہزنی، ڈاکے قتل و غارت، اغوا برائے تاوان کا سلسلہ جاری ہے۔ جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ اسکی روک تھام کا کام صوبائی اور ضلعی حکومتوں کا ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کریں لیکن اس ضمن میں یہ گزارش ہے کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا کیلئے اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کیا جائے تا کہ مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ ہو سکے۔ علاوہ ازیں وہ افسران جو اپنے فرائض میں غفلت کا شکار ہوں یا اپنی حدود سے تجاوز کریں ان کے مواخذے کیلئے بھی قانون سازی کی جائے۔ اس طرح کم از کم جرائم کی روک تھام ہو سکے گی۔

(۳) پاکستان بھی دیگر ممالک کی طرح دہشت گردی کا شکار ہے اور اعلیٰ شخصیات سے لیکر عام آدمی اس سے محفوظ نہیں ہے۔ جو لوگ یہ کاروائیاں کر رہے ہیں اور اس گھناؤنے کام میں ملوث ہیں ان

کے بارے میں بہت ابہام پایا جاتا ہے۔ اور حکومت کے نزدیک یہ خطرناک مجرم ہیں۔ اور سنگین مقدمات میں ملوث ہیں، لہٰذا ان کی پکڑ دھکڑ ہوتی ہے اور بے رحمانہ تفتیش کی جاتی ہے جبکہ عام لوگ انہیں بے گناہ سمجھتے ہیں (چونکہ انہیں حقائق کا علم نہیں ہوتا) اور حکومتی اقدامات کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جناب شوکت عزیز سے گزارش ہے کہ وہ پہلی فرصت میں صورت حال کو واضح کریں بدگمانی کی فضا کو ختم کریں، اور محض شک و شبہ کی بناء پر کسی کو گرفتار نہ کیا جائے اور نہ اذیت پہنچائی جائے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق تحقیق اور تفتیش اور دلائل اور شواہد ہی کی روشنی میں قدم اٹھایا جائے۔

(۴) جناب شوکت عزیز کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ وہ ماہر اقتصادیات ہیں اور ایک عرصہ تک عالمی مالیاتی اداروں سے ساتھ منسلک رہے ہیں اسی طرح انہیں عالمی معاشی صورت حال سے بخوبی آگاہی حاصل ہے اس لئے ان سے بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ پاکستان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں اپنا حقیقی کردار ادا کریں گے۔ پاکستان کی معاشی حالت اطمینان بخش نہیں ہے، مہنگائی کئی گنا بڑھ چکی ہے بے روزگاری میں بے حد اضافہ ہوا ہے اور لوگوں میں قوت خرید نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس موضوع پر سنجیدگی سے غور کیا جائے اور پاکستان کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کیلئے نتیجہ خیز منصوبہ بندی کی جائے جس کے اثرات صرف صنعت کاروں یا بڑے تاجروں تک ہی نہ رہیں۔ بلکہ اس کے ثمرات عام لوگوں تک بھی پہنچیں اور لوگ واقعی تبدیلی محسوس کریں انہیں بھی اچھے دن دیکھنے نصیب ہوں۔

(۵) پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اور اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ بات شدت کے ساتھ محسوس کی جاتی ہے کہ ایک ایسا ملک جو اسلامی جمہوریہ کہلاتا ہے اسکا نظام اور دستور بھی اسلامی ہو اس کی پالیسیاں نظام عدل، نظام تعلیم میں بھی اسلام کا رنگ نظر آئے اس لئے جناب شوکت عزیز اسلامی اقدار اور روایات کے فروغ میں اپنا کردار ادا کریں اور ملک کو صحیح اسلامی فلاحی مملکت بنانے میں تمام وسائل بروئے کار لائیں۔

اس کے ساتھ ہم یہ بھی عرض کریں گے کہ وہ سادگی کو اپنائیں اور ان کے بارے میں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ وہ میانہ روی کے قائل ہیں، حکومت کے شاہانہ اخراجات کو نہ صرف کم کریں بلکہ تمام محکموں کو اس بات کا پابند کریں، فضول خرچی سے اجتناب کریں اور ان رقوم کے ذریعے ترقیاتی کاموں کو مکمل کریں۔ **الاقتصاد نصف المعیشہ** کے تحت بچت کرنا ان کی ذمہ داری ہے ہم پورے یقین کے ساتھ یہ عرض کریں گے کہ یہ کام ان کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔ ملک کی تعمیر و ترقی میں لوگوں کی امیدیں اب ان سے وابستہ ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جناب شوکت عزیز یہ کام پوری دیانت و امانت کے ساتھ سرانجام دیں گے۔

شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ
مولانا عبدالعزیز علوی صاحب کو صدمہ

مولانا حافظ عبدالعزیز علوی، شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ کی چچازاد ہمشیرہ محترمہ طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئی ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند بہت صالحہ خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ چک نمبر 36 گ۔ب ستیانہ بنگلہ مولانا عبدالعزیز علوی نے پڑھائی۔ جس میں علماء اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

جامعہ کے تمام اساتذہ، طلبہ اور انتظامیہ بالخصوص میاں نعیم الرحمٰن، صوفی احمد، حاجی بشیر احمد نے تعزیت کرتے ہوئے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور مرحومہ کی بلندئ درجات کیلئے دعا کی اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے، اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین